مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، شریعت میں منافع کی کیا حد مقرر ہے، اگر کوئی چیز ایک سال پہلے پانچ ہزار میں پڑی تو کیا اب ایک سال کے بعد جبکہ اس کی قیمت بازار میں ڈبل ہو جائے، تو اس کو ڈبل قیمت یعنی دس ہزار میں بیچ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ شریعتِ مطہرہ نے منافع کی کوئی حد مقرر نہیں کی ہے، بلکہ اس کو بازار کے اتار چڑھاؤ پر چھوڑ دیا البتہ جھوٹ دھوکہ دہی سے بچنے کی ترغیب دی ہے، لہذا عاقدین اگر جھوٹ و دھوکہ دہی سے بچتے ہوئے باہمی رضامندی سے کسی بھی قیمت پر معاملہ کر لیں تو اس کی گنجائش ہو گی، خواہ اس میں کتنا ہی نفع ہو البتہ اس قدر نفع لینے کو فقہاء نے نامناسب اور خلافِ مروت کہا ہے جو غبنِ فاحش کے دائرے میں آتا ہو اور غبن فاحش یہ ہے کہ بازار میں جو زائد سے زائد قیمت چل رہی ہو اس سے زائد نفع لیا جائے، اسی کو فقہاء نے "مالایدخل تحت تقویم المقومین" سے تعبیر کیا ہے، یعنی ایک چیز کی قیمت کا اندازہ کئی لوگ لگائیں اور کسی کا تخمینہ اس حد تک نہ پہنچے، اور سوال میں مذکور صورت میں اگر بوقتِ خرید کسی چیز کی قیمت پانچ ہزار روپے ہو، لیکن زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس کی مالیت دس ہزار ہو گئی ہو، تو دس ہزار میں فروخت کرنے کی گنجائش ہو گی، اس صورت میں دو ہزار میں فروخت کرنا غبن فاحش نہ ہو گا۔ تاہم ایسی اشیاء جن کی قیمتیں گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوں ان کو زیادہ قیمت پر فروخت کرنا جائز نہیں

عن أنس رضی الله عنه قال: غلا السعر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا: يا رسول الله! قد غلا السعر فسعر لنا، فقال: إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق. (ابن ماجة: ص١٥٩)وفی رد المحتار:إن مالا يدخل تحت تقويم المقومين فاحش.(ردالمحتار:٧/ ٢٣٠)۔والله تعالىٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۸/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۵ھ

2023/12/13

الجواب صحیح
ضیاء اشرف
۲۸-۰۵-۱۴۴۵ھ
۱۳-۱۲-۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

161/129
13/12/23